از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف پنجاب و دیگراں

بنام

سرجیت سنگھ کنڈکٹر

تاریخ فیصلہ: 22 مارچ 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

قانون ملازمت:

انضباطی اتھارٹی—معطلی کی مدت کے لیے تنخواہ کے بقایا جات کو روکنے کا اختیار—انضباطی کارروائیاں—تفتیش کے زیر التواء قصور وار کی معطلی—الزامات ثابت ہوئے—سزا—مجموعی اثر کے ساتھ تین سالانہ اضافہ جات کو روکنا اور معطلی کے تحت مدت کے لیے تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی روکنا—دیوانی عدالت کا تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی روکنے کے حکم میں مداخلت—قرار پایا کہ، قواعد کے مطابق تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی کو ایک سزا کے طور پر روکنا ایک طریقہ کار کے طور پر درج ہے—انضباطی اتھارٹی نے اپنے اختیارات کا صحیح استعمال کیا—دیوانی عدالت کو انضباطی اتھارٹی کی طرف سے عائد کی گئی سزا کو تبدیل کرنے کا اختیار نہیں ہے—دیوانی عدالت دیوانی مقدمے میں اپیل کی عدالت نہیں ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7022، سال 1996۔

پنجاب کے 25.11.93 کے فیصلے اور حکم سے اور

ہریانہ عدالت عالیہ نے آر ایس اے نمبر 208، سال 1993 میں

اپیل گزاروں کے لیے منوج سوروپ اور گریش چندر۔

جواب دہندگان کے لیے این این جوہری اور ایس کے سابھروال۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and integrity of this document

واحد سوال یہ ہے کہ: کیا انضباطی اتھارٹی 5 ستمبر 1986 سے 2 اپریل 1987 تک کی معطلی کی مدت یعنی معطلی کی تاریخ سے حتمی احکامات کی منظوری تک تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی روک سکتی ہے؟

جواب دہندہ ایک کنڈکٹر تھا۔ ٹکٹ جاری نہ کرنے میں بد عملی کا الزام لگاتے ہوئے فرد قرار داد جرم جاری کی گئی۔ جانچ آفیسر نے اگرچہ بد عملی کا ثبوت ریکارڈ نہیں کیا تھا، لیکن انضباطی اتھارٹی جانچ آفیسر کی رپورٹ سے متفق نہیں ہوئی اور اختلاف رائے کی حمایت میں وجوہات بتائیں، اس نتیجے کو ریکارڈ کیا کہ مدعاعلیہ کو یہ ظاہر کرنے کا موقع دے کر کہ اضافہ جات کو روکنے کی سزا کیوں دی گئی اور انضباطی طور پر تنخواہ کی بقایا جات کو بھی روک کر الزامات کیسے ثابت ہوئے۔ مدعاعلیہ نے اپنی وضاحت پیش کی تھی۔ اس پر غور کرنے پر، انضباطی اتھارٹی نے مجموعی اثر کے ساتھ تین سالانہ اضافہ جات کو روک دیا اور معطلی کی مدت کے لیے تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی بھی روک دی۔ ٹرائل کورٹ نے مقدمہ خارج کر دیا۔ اپیل پر اسے واپس لے لیا گیا اور مقدمہ میں ڈگری اجرا کر دی گئی۔ 25 نومبر 1993 کے ایس اے نمبر 93/208 میں پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ نے اپیلٹ ڈگری کی تصدیق کی۔

اپیلٹ ڈگری میں مجموعی اثر کے ساتھ تین اضافہ جات کو روکنے کی تصدیق کا تصور کیا گیا ہے لیکن سزا کے اقدام کے طور پر تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی روکنے کے حکم میں مداخلت کی گئی ہے۔ اپیلٹ کورٹ نے فیصلہ دیا کہ انضباطی اتھارٹی کے پاس مذکورہ سزا دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

ہم نے دونوں طرف کے وکلاء کو سنا ہیں۔ یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ الزامات ثابت ہو چکے ہیں۔ ایک بار الزامات ثابت ہو جانے کے بعد، یہ طے شدہ قانون ہے کہ انضباطی اتھارٹی کو مناسب سزا دینے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ قاعدہ سزا کے طریقوں میں سے ایک کے طور پر تنخواہ کے بقایا جات کی ادائیگی کو روکنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان حالات میں، انضباطی اتھارٹی نے اپنے اختیارات کا صحیح استعمال کیا تھا۔ دیوانی عدالت کے پاس انضباطی اتھارٹی کی طرف سے سزا کو تبدیل کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ دیوانی عدالت دیوانی مقدمہ میں اپیل کی عدالت نہیں ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ مقدمہ خارج کر دیا جاتا ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

اپیل منظور کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:01
I attest to the accuracy and
integrity of this document